ھدایت القرآن (۴۹)

مولانا محمد شفیع امینیؒ

سورۃ البقرہ، آیات ۲۷۴ تا ۲۸۱

سُود کی ممانعت، خرچ کرنے کی ضد ہے

خرچ کرنے سے محبّت و مروّت اور ہمدردی و غم خواری کے جذبہ کو ترقی ہوتی ہے، جس سے خیر و بھلائی کے بہت سے کام انجام پاتے ہیں جبکہ سود سے بے رحمی و بے مروّتی اور خود غرضی و سنگدلی کے جذبہ کو ترقی ہوتی ہے، جس سے شر و برائی کے بہت سے کام ہوتے ہیں۔ اسی بناء پر اللہ کی ہدایت نے خرچ کرنے کی زیادہ سے زیادہ تاکید کی ہے۔ اور سُود کی زیادہ سے زیادہ ممانعت کی ہے۔

اللہ کی ہدایت میں سُود ایک بڑی لعنت ہے جو نہ صرف اس کے مزاج اور اس کی طبیعت کے خلاف ہے، بلکہ انسانوں کی فلاح و بہبود سے متعلق اس کی پوری اسکیم کو ختم کرنے والا ہے۔ اس بناء پر جس طرح بھی ہو اس لعنت کو ختم کرنا مسلم معاشرہ اور اسلامی حکومت کا اوّلین فریضہ ہے۔

سود سرمایہ دارانہ ذہنیت کی پیداوار ہے اور سرمایہ دارانہ نظام ہی اس کو آگے بڑھاتا ہے۔ اب اگر اس کو ختم کرنا ہے تو پہلے اس نظام کو ختم کرنا ہوگا۔ مذہب کے نام پر سود کو ختم کرنے کی جو کوششیں ہو رہی ہیں وہ اس نظام کو برقرار رکھتے ہوئے ختم کرنا چاہتی ہیں، جس کا نتیجہ یہ ہے کہ کوئی کوشش کامیاب نہیں ہے۔ صرف تسلّی کے لیے ادارے قائم ہوتے ہیں اور کچھ لوگوں کے لیے ذریعۂ معاش فراہم کر دیتے ہیں۔

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّ
عَلَانِیَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۴﴾
اَلَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ

الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّھُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ
وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ۭ فَمَنْ جَاۗءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ
فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ۭ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ
النَّارِ ۚ ھُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷۵﴾ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ۭ
وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ﴿۲۷۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ
رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا ھُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۷﴾
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰٓوا اِنْ كُنْتُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۷۸﴾ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ
وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۹﴾

"جو لوگ دن رات اپنے مال اللہ کی راہ میں چھپا کر اور علانیہ خرچ کرتے ہیں ان کے لیے ان کے پروردگار کے پاس اجر و ثواب ہے۔ انہیں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ اس شخص کی طرح زندگی گذارتے ہیں جس کو شیطان (جن) لپٹ کر بدحواس بنا دیتا ہے۔ اُن کی یہ حالت اس وجہ سے ہے کہ ان کے قول کے مطابق سودی کاروبار تجارت ہی کی طرح ہے، حالانکہ تجارت کو اللہ نے حلال کیا اور سُود کو حرام کیا ہے۔ جس شخص کو اپنے پروردگار کے پاس سے نصیحت پہنچی اور وہ سُود سے رُک گیا تو جو پہلے لے چکا ہے وہ اسی کا ہے، اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔ اور جو پھر سے لینے لگے تو یہی لوگ دوزخ والے ہیں، اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے؎ اللہ سُود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور ناشکرے گناہگار کو اللہ پسند نہیں کرتا ہے؎ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کیے اور نماز ٹھیک ادا کرتے رہے اور زکوٰۃ دیتے رہے تو ان کے پروردگار کے پاس ان کا اجر و ثواب ہے اور انہیں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین

ہوں گے۔ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور جو سُود باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو اگر تم ایمان والے ہو۔ اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تمہارے خلاف اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے جنگ کا اعلان ہے۔ اور اگر توبہ کر لو تو تمہارا اصل مال تمہارا ہے۔ نہ تم کسی پر ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے گا[۳]۔"

---

[۱] سود خوار کی یہ تصویر نہایت بھیانک ہے۔ آسیب زدہ کے ساتھ سود خوار کی مشابہت اپنے اندر بڑی گہرائی رکھتی ہے۔ یعنی جس طرح جن کے لگ جانے سے انسان ہوش و حواس کھو دیتا ہے اور بہت سی عقل کے خلاف باتیں کرتا اور انسانیت کے خلاف حرکتیں کرتا ہے جن کی وجہ سے لوگ اس سے ڈرتے اور دُور رہتے ہیں اسی طرح دولت کا بھوت سوار ہونے سے سود خوار کے انسانی احساسات فنا ہو جاتے ہیں اور خلافِ عقل باتوں اور خلافِ انسانیت حرکتوں پر اتر آتا ہے۔ چنانچہ وہ دوسرے انسان کی محتاجی کو دولت مندی کا ذریعہ بناتا اور کچھ پرواہ نہیں کرتا ہے کہ اس کی خود غرضی سے انسانی محبّت و مروّت اور ہمدردی و غمخواری کا کس قدر خون ہوتا ہے اور انسانی فلاح و بہبود کے کاموں کی کس قدر جڑیں کٹتی ہیں؟ ایک بے رحم اور درندہ صفت انسان بن کر رہتا ہے جس سے دُور رہنے میں عافیت نظر آتی ہے۔

یہ حالت اس کی دنیوی زندگی میں ہوتی ہے۔ اخروی زندگی میں بھی وہ دیوانہ اور خبطی بن کر اُٹھے گا، لڑکھڑائے گا اور اپنے پاؤں پر کھڑا بھی نہ ہو سکے گا۔ حدیث میں ہے کہ جس کی جس حالت میں موت ہوتی ہے اسی حالت میں وہ اُٹھایا جائے گا۔ اس لحاظ سے اس کا حشر بہت برا ہوگا۔ بعض مفسّرین نے انسان پر جن کے اثرات سے انکار کیا ہے اور آیت کی تفسیر مرگی، جنون وغیرہ قسم کی بیماری سے کی ہے۔ لیکن تجربات و مشاہدات کی بناء پر مجھے بعض خاص حالتوں میں انسان پر جنوں کے اثرات سے انکار کی گنجائش نہیں معلوم ہوتی ہے۔

آیت میں خبیث جن کے لیے شیطان کا لفظ آیا ہے۔ سود خوار کی مشابہت ایسے آسیب زدہ سے دی گئی ہے جس کو معمولی نہیں بلکہ خبیث جن چمٹ گیا ہو۔ یہ تصویر اس سُود خوار کی ہے جو سُود کو حلال سمجھ کر کھائے اور جو حرام جان کر کھائے تو اس کے اور حلال جان کر کھانے والے کے عمل میں کوئی

فرق نہیں ہے، اعتقاد کا فرق ہے۔ ایک اس کو حلال جانتا ہے اور دوسرا اس کو حرام جانتا ہے۔ اس لحاظ سے اللہ آخرت کی سزا میں جو چاہے تخفیف کردے۔

۲۔ یہ اللہ کی اُس پالیسی کا اعلان ہے جس کے تحت وہ اپنی ہدایت کا نظام چلاتا ہے یعنی اللہ کی ہدایت ہر قیمت پر سُود کو مٹاتی اور صدقات کی حوصلہ افزائی کرتی ہے، کیونکہ سُود سے سرمایہ داری پیدا ہوتی اور سرمایہ داری سُود کو پیدا کرتی ہے اور اللہ کی ہدایت کو سرمایہ داری اور سُود دونوں گوارا نہیں ہیں۔

۳۔ کسی گناہ پر جنگ کا اعلان نیا اندازِ بیان ہے جو اس کی سنگینی کو ظاہر کرتا ہے۔ اللہ کی ہدایت کے پورے نظام میں غالباً سود ہی پر یہ اعلان ہوا ہے اور یہ انداز اختیار کیا گیا ہے۔

تنگدست قرضدار کو مہلت دو یا اس کو بخش دو!

وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ مَيْسَرَةٍ ۚ وَأَنْ تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَكُمْ ۖ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ ۖ ثُمَّ تُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝

"اور اگر قرضدار تنگدست ہے تو سہولت ہونے تک اس کو مہلت دو۔ اگر تم سمجھ رکھتے ہو تو تمہارے حق میں زیادہ بہتر یہ ہے کہ اس کو بخش دو (اس سے کچھ بھی نہ لو)[1] اور اس دن کی باز پرس سے ڈرو جس دن اللہ کے حضور لوٹائے جاؤ گے، پھر ہر ایک کو اس کے عمل کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا، اور کسی پر ظلم و زیادتی نہ ہوگی"[2]

۱۔ قرض پر سود لیا جاتا ہے لیکن اللہ کی ہدایت میں یہ حکم ہے کہ قرضدار کو مہلت دی جائے یا بالکلیہ معافی دے دی جائے۔

۲۔ برائیوں کے چھوڑنے کا سب سے زیادہ مؤثر ذریعہ یہ عقیدہ ہے کہ اللہ کے یہاں باز پرس ہوگی۔ اور اس کے سامنے جواب دہ ہونا پڑے گا۔ سُود کی برائی بیان کرنے کے بعد اس آیت میں اسی پر زور دیا گیا ہے اور اس جگہ بڑی برمحل یہ آیت ہے۔

(جاری ہے)